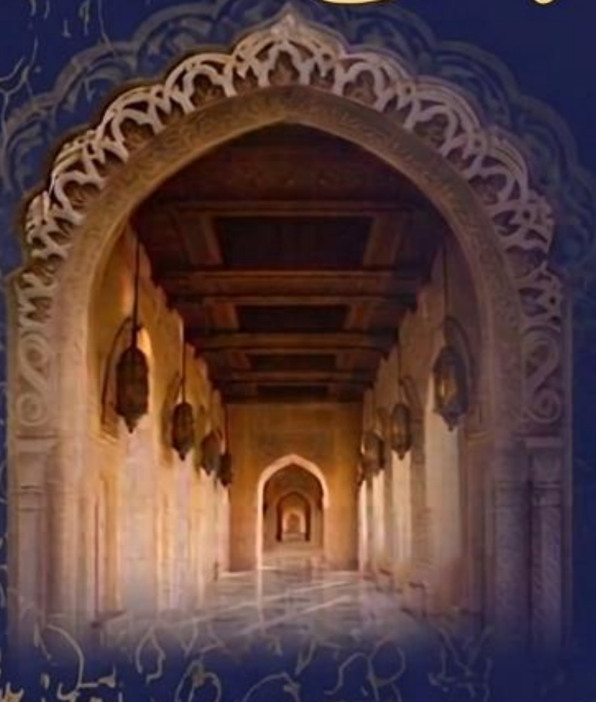
خلفائے راشدین

سوالاً جواباً اسائنمنٹ



مرتب:

محمد افضل رضا عطاری

شعبہ: فیضان آن لائن اکیڈمی

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

سوالاً جواباً اسائنمنٹ

مدرس : حضرت علامہ مولانا علی حیدر عطاری مدنی

مرتب: محمد افضل رضا عطاری باب الِاسلام سندھ

شعبہ : (جامعۃ المدینہ آن لائن بوائز فیضان آن لائن اکیڈمی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ

سوال: صدیق اکبر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کیسے خلیفہ منتخب ہوئے، تفصیل سے ذکر کیجئے...؟

جواب: حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ خلافت کے معاملہ کو حل کرنے کے لئے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن حضرت سعد بن عبادہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے مکان میں جمع ہوئے ۔ جن میں حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُما اور دوسرے بہت سے اجلہ صحابہ رِضْوَانُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن موجود تھے ۔

سب سے پہلے ایک انصاری کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے لوگوں سے اس طرح خطاب کیا کہ اے مہاجرین!آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ جب رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ حضرات میں سے کسی شخص کو کہیں کا عامل مقرر فرماتے تھے تو انصار میں سے بھی ایک شخص کو اس کے ساتھ کردیا کرتے تھے لہذا اِسی طرح ہم چاہتے ہیں کہ خلافت کے معاملہ میں بھی

ایک شخص مہاجرین میں سے ہو اور ایک انصار میں سے ہو پھر ایک دو سرے انصاری کھڑے ہوئے اور انہوں نے بھی اسی قسم کی تقریر فرمائی ۔ ان لوگوں کی تقریروں کے بعد حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کھڑے ہوئے اور انہوں نے فرمایا: حضرات ! کیا آپ لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مہاجرین میں سے تھے لہذا ان کا نائب اور خلیفہ بھی مہاجرین ہی میں سے ہوگا اور جس طرح ہم لوگ پہلے حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معاون و مددگار رہے اب اسی طرح خلیفۂ رسول اللہ کے مددگار رہیں گے ۔ یہ فرمانے کے بعد اُنہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ اب یہ تمہارے والی ہیں اور پھر حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ سے بیعت کی اس کے بعد حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے اور پھر تمام انصار و مہاجرین رِضْوَانُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے بیعت کی ۔

سوال: حضرت زبیر بن عوام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا تعارف اور بیعت کا حال بیان کیجئے...؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ منبر پر رونق افروز ہوئے اور ایک نگاہ ڈالی تو اس مجمع میں حضرت زبیر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو نہیں پایا، فرمایا کہ ان کو بلایا جائے ۔

جب حضرت زبیر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ آئے تو حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ نے ان سے فرمایا کہ آپ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی کے صاحبزادے اور حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خاص صحابیوں میں سے ہیں ، مجھے اُمید ہے کہ آپ مسلمانوں میں اِختلاف نہیں پیدا ہونے دیں گے ۔ یہ سُن کر انہوں نے کہا کہاے خلیفۂ رسول اللہ ! آپ کوئی فکر نہ کریں یہ کہنے کے بعد کھڑے ہوئے۔

سوال: حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ نے صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ کے لئے خلافت کے استحقاق پر کونسی روایت پیش فرمائی...؟

جواب: حضرت علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ نے فرمایا:'' قَدَّمَکَ رَسُوْلُ اللہصلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم فَمَنِ الَّذِیْ یُؤَخِّرُکَ ''یعنی رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو آگے بڑھایا تو پھر کون شخص آپ کو پیچھے کرسکتا ہے ۔

سوال: مصنف عَلَیۡہِ الرَّحۡمَۃ نے سیدنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ کی خلافت کے حق ہونے پر کونسی قرآنی آیات بطور دلیل پیش کی ہیں...؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ کی خلافت کا اِستدلال علمائے کرام کی ایک جماعت نے اس آیت ِ کریمہ سے کیا ہے :

پہلی آیت مبارکہ ترجمہ کنز الایمان: یعنی اے ایمان والو ! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے گا تو عنقریب اللہ تعالٰی ایسے لوگوں کو لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے ہیں اور اللہ ان کا پیارا ہے وہ لوگ مسلمانوں پر نرم ہوں گے اور کافروں پر سخت اللہ کی راہ میں وہ لوگ جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے ۔ **(سورۃ المائدہ آیت نمبر 54)**

دوسری آیت مبارکہ : ترجمہ کنز الایمان: یعنی ان گنواروں سے فرماؤ جو کہ پیچھے رہ گئے کہ عنقریب تم ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلائے جاؤگے کہ ان سے لڑویا وہ مسلمان ہوجائیں ۔ **(سورۃ الفتح آیت نمبر 16)**

(دوسری مشق)

سوال: صدیق اکبر کے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بعد افضل البشر ہونے پر کونسی احادیث دلالت کرتی ہیں...؟

جواب: سرکار اقدس صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا'' مَاطَلَعَتِ الشَّمسُ وَلا غربَتْ عَلیٰ اَحَدٍ اَفضَلَ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَبِیًّا ''یعنی سوائے نبی کے اور کوئی شخص ایسا نہیں کہ جس پر آفتاب طلوع اور غروب ہوا ہو اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے افضل ہو ۔

دوسری حدیث میں آقائے دو عالم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یوں ارشاد فرمایا '' اَبُوْبَکرالصّدیقُ خَیْرُالنَّاس اِلَّا اَنْ یَّکُون نَبِیًّا '' یعنی ''حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ لوگوں میں سب سے بہتر ہیں علاوہ اس کے کہ وہ نبی نہیں ہیں

سوال: حضرت فاروق اعظم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے نزدیک مقامِ صدیق اکبر کیا ہے...؟

جواب: ایک بار حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا : حضور دوعالم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ '' اَفْضَلُ النَّاس ''یعنی لوگوں میں سب سے افضل ہیں اگرکسی نے اِس کے خلاف کہا تو وہ مفتری اور کذاب ہے اس کو وہ سزا دی جائے گی جو افترا پردازوں کے لیے شریعت نے مقرر کی ہے ۔

سوال: صحابہ کرام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُم اپنے درمیان کس کو افضل سمجھتے تھے...؟

جواب: حضرت ابنِ عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُما فرماتے ہیں کہ رسول ِ خدا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری حیات میں ہم لوگ حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے ۔ یعنی وہی سب سے افضل و بہتر قرار دیئے جاتے تھے پھر حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو اور ان کے بعد حضرت عثمان رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو پھر حضرت عثمان رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے بعد ہم صحابۂ کرام کو ان کے حال پر چھوڑ دیتے تھے اور ان کے درمیان کسی کوفضیلت نہیں دیتے تھے ۔

سوال: مسئلہ افضلیت میں حضرت علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا موقف مع حوالہ بیان کیجئے نیز ائمہ کبار رَحِمَہُمُ اللہ السَّلَام کا اس کے متعلق کیا نظریہ ہے...؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا موقف: حضرت محمد بن حنفیہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد گرامی حضرت علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے پوچھا : رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد لوگوں میں کون سب سے افضل

ہے ۔ " قال اَبُوْبَکْر " فرمایا کہ حضرت ابوبکر (رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ) سب سے افضل ہیں ۔ میں نے عرض کیا کہ پھر ان کے بعد ...؟ " قال عُمَر "فرمایا کہ ان کے بعد حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سب سے افضل ہیں ۔

آئمہ کرام کا موقف: حضرت ابو منصور بغدادی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ اس بات پر امت ِمسلمہ کا اجماع اور اتفاق ہے کہ رسول ِخدا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ ان کے بعد حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ پھر حضرت عثمان رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ ان کے بعد حضرت علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ اور پھر عشرۂ مبشّرہ رِضْوَانُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے باقی حضرات سب سے اَفضل ہیں ان کے بعد باقی اصحابِ بدر پھر باقی اصحابِ اُحد اور ان کے بعد بیعت الرضوان کے صحابہ پھر دیگر اصحابِ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام لوگوں سے افضل ہیں ۔

(تیسری مشق)

سوال:اس امت کے سب سے پہلے متقی صدیق اکبر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں، مصنف علیہ الرحمۃ نے اسے کس آیت مبارکہ سے ثابت کیا ہے...؟

جواب: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے ﴿ وَ الَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴾ یہ آیت مبارکہ چوبیسویں پارے کے پہلے رکوع کی ہے یعنی جو سچائی لایا یعنی سرکار اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور جنہوں نے ان کی تصدیق کی یعنی حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ یہی لوگ متقی ہیں ۔ اِس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں حضرت علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے ایسے ہی مروی ہے ۔ یعنی (الَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ) سے مراد رسولِ خدا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں اور(صَدَّقَ)سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے حضور کی تصدیق کی ۔

ایسا ہی تفسیرِ مدارک میں بھی ہے اور تفسیر روح البیان نے بھی ۔لہٰذا ان مفسرین کرام کے بیان سے ثابت ہوا کہ خدائے عزوجل نے اس آیتِ مبارکہ میں رحمتِ عالم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو بھی متقی فرمایا ہے ۔

(۲) سوال:آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی صحابیت کا انکار کفر ہے ، دلیل سے ثابت کیجئے ؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی تعریف و توصیف میں بالکل واضح ہے اور آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے صحابی ہونے پر نص قطعی ہے کہ خدائے عزوجل نے (اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ)فرمایا...اسی لیے حضرت حسین بن فضل رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا کہ " مَنْ قَالَ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ لَم یَکُنْ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللہ صَلّٰی اللہ عَلَیہ وَسَلم فَھُوَ کَافِرٌ لِاِنْکَارِہٖ نَصَّ القُرآن

یعنی جو شخص کہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعالٰی عَنْہُ رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابی نہیں تھے وہ ''نصِ قرآنی'' کا انکار کرنے کے سبب کافر ہے ۔

(۳) سوال: حضرت بلال رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو آزاد کرنے پر صدیق اکبر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان میں کونسی آیت مبارکہ نازل ہوئی...؟

جواب: تیسویں پارے سورۃ والیل کی آیت کریمہ ہے وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی (١٧) الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰی (١٨)

یعنی اور جہنم سے بہت دور رکھا جائے گا وہ شخص جو سب سے بڑاپرہیزگار ہے جو کہ اپنا مال دیتا ہے خدائے تعالی کے نزدیک ستھرا ہونے کے لئے ، نہ کہ دکھانے اور سنانے یا ان کے علاوہ کسی دوسرے مقصد کیلئے خرچ کرتا ہے ۔ یہ آیتِ مبارکہ حضرت ابوبکر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی فضیلت میں نازل ہوئی ہے ۔

(۴) سوال: آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں تمام صحابہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُم سے زیادہ معزز و مکرم ہونا کس طرح ثابت ہوتا ہے...؟

جواب: اوپر بیان کردہ آیتِ کریمہ میں حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو سب سے بڑا پرہیز گار فرمایا گیا ۔ اور پ۲۶ع۱۴ کی آیت مبارکہ ہے (اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۔)یعنی بے شک اللہ کے یہاں تم میں سب سے زیادہ مکرم اور عزت والا وہ ہے جو سب سے بڑا پرہیزگار ہے ۔ تو ان دونوں آیات کریمہ کے ملانے سے معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ خدائے عزوجل کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم اور عزت والے ہیں ۔

(چوتھی مشق)

(۱) سوال: ابتدائی دو احادیث مبارکہ میں سیدنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے کن اوصاف کا بیان ہے...؟

جواب: **پہلا وصف:** سرکار اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کسی شخص کے مال نے مجھ کو اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا فائدہ کہ ابوبکر کے مال نے پہنچایا ہے ۔

دوسرا وصف: آقائے دو عالم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا : غارِ ثور میں تم میرے ساتھ رہے اور حوضِ کوثر پر بھی تم میرے ساتھ رہو گے ۔

(۲) سوال: آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام 'عتیق' کب اور کیسے مشہور ہوا...؟

جواب: ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اَنْتَ عَتِیْقُ اللہِ مِنَ النَّارِ" یعنی تجھے اللہ نے جہنم کی آگ سے آزاد کردیا ہے، اسی روز سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام عتیق پڑ گیا۔

(۳) سوال: "اے ابوبکر! سن لو میری اُمت میں سب سے پہلے تم جنت میں داخل ہوگے "اس حدیث کے اصل الفاظ مع حوالہ بیان کیجئے...؟

جواب: ابوداود شریف کی حدیث ہے کہ رسول ِکریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: "اَمَا اِنَّکَ یَا اَبَا بَکْرٍ اَوَّلُ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ "یعنی اے ابوبکر سن لو میری اُمت میں سب سے پہلے تم جنت میں داخل ہوگے۔ (سنن ابی داود، کتاب السنۃ، باب فی الخلفاء، الحدیث: ۴۶۵۲ ، ۲۸۰/۴)

(۴) سوال: آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی نیکیوں کی شان بیان کیجئے نیز امت کو آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے متعلق کس قسم کا برتاؤ رکھنے کی تعلیم دی گئی ہے...؟

جواب: حضرت عائشہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ ایک چاندنی رات میں جب کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سر ِمبارک میری گود میں تھا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! کسی شخص کی نیکیاں اتنی بھی ہیں جتنی کہ آسمان پر ستارے ہیں...؟ آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہاں، عمر کی نیکیاں اتنی ہیں حضرت عائشہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ پھر میں نے پوچھا: اور ابوبکر کی نیکیوں کا کیا حال ہے ... ؟ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عمر کی ساری عمر کی نیکیاں ابوبکر کی ایک نیکی کے برابر ہیں۔

حضرت انس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "ابوبکر سے محبت کرنا اور ان کا شکر ادا کرنا میری پوری اُمت پر واجب ہے۔

(۵) سوال: ساتویں اور آٹھویں حدیث مبارکہ میں آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے کن اوصاف کا ذکر ہے...؟

جواب: پہلا وصف : جب لوگوں نے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا تو اس وقت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی اور اپنی جان و مال سے غمخواری و مدد کی ۔دوسرا وصف : حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہ دروازے پر نور کی بارش ہوتی تھی۔

==

(۶) سوال: صدیق اکبر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی ایک دن اور رات کی نیکی کی عظمت حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی زبانی بیان کیجئے...؟

جواب: ایک روز حضرت عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے سامنے حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا ذکر کیا گیا تو وہ رونے لگے اور فرمایا کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ظاہری زمانہ میں حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک دن رات میں جو عمل اور بہترین کام کیے ہیں کاش کہ میری پوری زندگی کا عمل ان کی ایک رات دن کے عمل کے برابر ہوتا ۔

(پانچویں مشق)

(۱) سوال: صدیق اکبر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام، کنیت، لقب اور حسب و نسب بیان کیجئے، نیز آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا نسب کتنے واسطوں سے سرکار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب سے شرف پاتا ہے...؟

جواب: آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی کنیت ابوبکر لقب صدیق و عتیق اور نام عبداللہ ہے۔ آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا سلسلۂ نسب ساتویں پشت میں مرہ بن کعب پر حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شجرۂ نسب سے مل جاتا ہے۔

(۲) سوال: آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی پیدائش کب ہوئی نیز آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے والدین کا نام بیان کیجئے...؟

جواب: آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ واقعہ فیل کے تقریباً ڈھائی برس بعد مکہ شریف میں پیدا ہوئے آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے والد کا نام عثمان اور کنیت ابوقحافہ ہے ۔ (رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ) اور آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی والدہ محترمہ کا نام سلمٰی ہے جن کی کنیت اُم الخیر ہے ۔ (رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا)۔

(۳) سوال: عہدِ طفلی میں آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی بت شکنی کا واقعہ مفصل بیان کیجئے نیز آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی والدہ نے اسے سنکر کیا کہا...؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے والد ماجد حضرت ابو قحافہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ (کہ وہ بھی بعد میں صحابی ہوئے) زمانہ جاہلیت میں انہیں بت خانہ لے گئے اور بتوں کو دکھا کر اِن سے کہا: یہ تمہارے بلند و بالا خدا ہیں انہیں سجدہ کرو، وہ تو یہ کہہ کر باہر چلے گئے ۔ سیدنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ قضائے مبرم کی طرح بت کے سامنے تشریف لائے اور بتوں اور بت پرستوں کا عجز ظاہر کرنے کے لیے ارشاد فرمایا: میں بھوکا ہوں مجھے کھانے دے ۔ وہ کچھ نہ بولا فرمایا: میں ننگا

==

ہوں مجھے کپڑا پہنا، وہ کچھ نہ بولا صدیق اکبر رَضِیَ اللہ تعَالٰی عَنہٗ نے ایک پتھر ہاتھ میں لے کر فرمایا : میں تجھ پر پتھر مارتاہوں اگر تو خدا ہے تو اپنے آپ کو بچا، وہ اب بھی نرابت بنارہا ۔ آخر آپ رَضِیَ اللہ تعَالٰی عَنہٗ نے بقوت صدیقی اس کو پتھر مارا تو وہ خدائے گمراہاں منہ کے بل گر پڑا ۔

اسی وقت آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہٗ کے والد ماجد واپس آرہے تھے ، یہ ماجرا دیکھ کر فرمایا کہ ''اے میرے بچے تم نے یہ کیا کیا...؟'' فرمایا:کہ ''وہی کیا جو آپ دیکھ رہے ہیں''آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہٗ کے والد انہیں ان کی والدہ ماجدہ حضرت ام الخیر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہٗا کے پاس (کہ وہ بھی صحابیہ ہوئیں) لے کر آئے اور سارا واقعہ ان سے بیان کیا ۔ انہوں نے فرمایا اس بچے سے کچھ نہ کہوجس رات یہ پیدا ہوئے میرے پاس کوئی نہ تھا میں نے سُنا کہ ہاتف کہہ رہاہے ۔ اے اللہ کی سچی باندی! تجھے خوش خبری ہو اس آزاد بچے کی جس کا نام آسمانوں میں صدیق ہے اور جو محمد صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یار و رفیق ہے ۔

(۴) سوال:آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہٗ نے کبھی شراب نہ پی، پوچھنے پر اسکا سبب کیا بیان کیا...؟

جواب: آپ رضی اللہ عنہ نے یہ سبب بیان فرمایا کہ میں اپنی عزت و آبرو کو بچاتا تھا اور مروت کی حفاظت کرتا تھا اسلئے جو شخص شراب پیتا ہے اسکی عزت و ناموس اور مروت جاتی رہتی ہے ۔

(۵) سوال:آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہٗ کا حلیہ تفصیلی بیان کیجئے نیز سیاہ خضاب کے متعلق مصنف علیہ الرحمہ کا موقف کیاہے ...؟

جواب: **حلیہ مبارک :** آپ کا رنگ سفید تھا، بدن اکہرا تھا، دونوں رُخسار اندر کو دبے ہوئے تھے ،پیٹ اتنا بڑا تھا کہ آپ کی لنگی اکثر نیچے کھسک جایا کرتی تھی ۔ پیشانی پر ہمیشہ پسینہ رہتا تھا، چہرہ پر زیادہ گوشت نہیں تھا، ہمیشہ نظریں نیچے رکھتے تھے ، پیشانی بلند تھی، انگلیوں کی جڑیں گوشت سے خالی تھیں یعنی گھائیاں کھلی رہتی تھیں ، حنا اور کتم کا خضاب لگاتے تھے ۔

حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہٗ کے بارے میں یہ جو بیان کیا گیا کہ آپ رَضِیَ اللہ تعَالٰی عَنہٗ کتم کا خضاب لگاتے تھے ۔ اِس سے آپ رَضِیَ اللہ تعَالٰی عَنہٗ کے متعلق سیاہ خضاب کا گمان کرنا یا اِس سے نیل اور حنا ملے ہوئے کہ مطلقاً جائز سمجھ لینا محض غلطی ہے۔

(چھٹی مشق)

(1) سوال: اوّلاً اسلام کون لایا...؟اس کے متعلق کس کا کیا موقف ہے، تفصیل کے ساتھ ذکر فرمائیں...؟

جواب: بہت سے صحابہ کرام و تابعین عظام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں ۔

امام شعبی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُما سے پوچھا کہ سب سے پہلے اسلام لانے والا کون ہے ...؟ تو انہوں نے فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔

حضرت علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: سب سے پہلے مردوں میں حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ اسلام لائے ۔

یہاں تک کہ حضرت میمون بن مہران رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے جب دریافت کیا گیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ پہلے مسلمان ہوئے یا حضرت علی (رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ)؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا: "قسم ہے خدائے عزوجل کی !کہ حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ بحیریٰ راہب ہی کے زمانہ میں نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لاچکے تھے جب کہ حضرت علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے ۔

(۲) سوال: صدیق اکبر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو جب اسلام پیش کیا گیا تو آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ بلا تردد ایمان لے آئے، اس کا سبب بیان کیجئے...؟

جواب: بعض محدثین یوں فرماتے ہیں کہ اعلان نبوت کے قبل ہی سے حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دوست تھے اور آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاق کی عمدگی، عادات کی پاکیزگی اور آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچائی و دیانت داری پر یقینِ کامل رکھتے تھے تو جب سرکارِ اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان پر اسلام پیش کیا تو انہوں نے فوراً قبول کرلیا ۔

(۳) سوال: اوّلاً اسلام لانے کے متعلق جو مختلف اقوال ہیں، ہمارے امام اعظم عَلَیْہِ رحمۃُ اللہِ الاَکْرَمْ سے ان کے درمیان کس طرح کی تطبیق منقول ہے...؟

جواب: ان تمام اقوال میں ہمارے امام اعظم حضرت ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اس طرح تطبیق فرمائی ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا اور

لڑکوں میں سب سے پہلے حضرت علی رَضِیَ اللہ تَعالٰی عَنہُ ایمان لائے۔

(۴) سوال: صلح حدیبیہ کا واقعہ تفصیل سے ذکر کیجئے نیز یہ حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ کے کمالِ ایمان پر کس طرح دلالت کرتا ہے...؟

جواب: اس واقعہ سے صاف ظاہر ہے کہ حضور صَلَّی اللہ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت و نبوت پر حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ کا ایمان سارے صحابہ میں سب سے زیادہ کامل و اکمل تھا جس نے حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ کے جوش کو بھی ٹھنڈا کردیا۔

(۵) سوال: واقعۂ معراج سننے پر صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ نے کیا جواب دیا...؟

جواب: آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ نے فرمایا:" اِنِّی لَاُصَدِّقُہٗ بِاَبْعَدَ مِنْ ذٰلِک "یعنی اگر وہ اس سے بھی زیادہ بعید از قیاس اور حیرت انگیز خبر دیں گے تو بے شک میں اس کی بھی تصدیق کروں گا۔

(۶) سوال: صدیق اکبر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ نے اپنے بیٹے سے کس موقع پر کہا کہ میں تمہیں قتل کردیتا...؟

جواب: غزوۂ بدر میں آپ کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمن رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ کفار مکہ کے ساتھ تھے۔ اِسلام قبول کرنے کے بعد اُنھوں نے اپنے والد حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ سے کہا کہ آپ جنگِ بدر میں کئی بار میری زد میں آئے لیکن میں نے آپ سے صرفِ نظر کی اور آپ کو قتل نہیں کیا۔ اس کے جواب میں صدیق اکبر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ نے فرمایا اے عبدالرحمن !کان کھول کر سن لو کہ اگر تم میری زد میں آجاتے تو میں صرف نظر نہ کرتا بلکہ تم کو قتل کرکے موت کے گھاٹ اُتار دیتا۔

(۷) سوال: صدیق اکبر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ کے ایمان کی شان بیان کیجئے...؟

جواب: امام بیہقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے حضرت عمرفاروق اعظم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ پوری زمین کے مسلمانوں کا ایمان اور حضرت ابوبکر صدیق کا ایمان اگر وزن کیا جائے تو حضرت صدیق اکبر کے ایمان کا پلہ بھاری ہوگا۔

(ساتویں مشق)

(۱) سوال: حضرت علی المرتضی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ کے نزدیک سب سے زیادہ شجاع کون تھا؟

جواب: حضرت علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ نے لوگوں سے دریافت کیا کہ بتاؤسب سے زیادہ بہادر کون ہے ...؟ ان لوگوں نے کہا کہ سب سے زیادہ بہادر آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ ہیں۔ حضرت علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ نے فرمایا: میں تو ہمیشہ اپنے جوڑ سے لڑتا ہوں پھر کیسے میں سب سے بہادر ہوا ۔ تم لوگ یہ بتاؤ کہ سب سے زیادہ بہادر کون ہے ؟ لوگوں نے عرض کیا: حضرت ہم کو نہیں معلوم ہے ،آپ ہی بتائیں ۔ آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ شجاع اور بہادر حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ ہیں۔

(۲) سوال: 'عتیقٌ مِّنَ النّار' کی خوشخبری پانے والے صدیق اکبر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ نے جنگ اُحُد میں کس طرح شجاعت کے جوہر دکھائے ...؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ نے خود فرمایا کہ جنگ اُحد کے دن سب لوگ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تنہا چھوڑ کر اِدھراُدھر ہوگئے تو سب سے پہلے میں نے حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس پہنچ کران کی حفاظت کی ۔

(۳) سوال: "میں صدیق اکبر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ پر کبھی سبقت نہیں لے جاسکتا" یہ کس کا قول ہے نیز انھوں نے یہ کب فرمایا...؟

جواب:رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک روز صحابہ کرام کو اللہ کی راہ میں صدقہ اور خیرات کرنے کا حکم دیا تو اس وقت حضرت عمر فاروق اعظم نے اپنا گھر کا آدھا مال اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا جبکہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ عنہ نے اپنا سارا مال راہ خدا میں دے دیا اس موقع پر حضرت عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ نے فرمایا ۔

(۴) سوال: ایمان لانے کے وقت سے ہجرت کے وقت تک آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ نے کتنے روپے راہِ خدا میں خرچ کئے نیز اس موقع پر کونسی آیت مبارکہ نازل ہوئی...؟

جواب: آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ نے ۳۵ ہزار درہم مسلمان غلاموں کے آزاد کرانے اور اسلام کی مدد میں خرچ کر ڈالا تھا ۔

اس موقع پر قرآن پاک کی سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 274 نازل ہوئی۔

آٹھویں مشق

(۱) سوال: صحابۂ کرام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُم لشکرِ اسامہ کو واپس لوٹانے کا کیوں مطالبہ کر رہے تھے نیز صدیق اکبر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواب میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے جیشِ اُسامہ کی تنفیذ کی جس کو حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے عہدِ مبارک کے آخر میں شام کی طرف روانہ فرمایا تھا۔

ابھی یہ لشکر تھوڑی ہی دور پہنچا تھا اور مدینہ طیبہ کے قریب مقام ذی خشبی میں تھا کہ حضور اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس عالم سے پردہ فرمایا۔ یہ خبر سن کر اطرافِ مدینہ کے عرب اسلام سے پھر گئے اور مرتد ہوگئے۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُم نے مجتمع ہو کر حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ پر زور دیا کہ آپ اس لشکر کو واپس بلالیں اس وقت اس لشکر کا روانہ کرنا کسی طرح مصلحت نہیں۔چناچہ آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ اگر پرندمیری بوٹیاں نوچ کر کھائیں تو مجھے یہ گوارا ہے مگر حضور انور سید عالم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مرضیء مبارک میں اپنی رائے کو دخل دینا اور حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روانہ کیے ہوئے لشکر کو واپس کرنا گوارا نہیں یہ مجھ سے نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ ایسی حالت میں آپ نے لشکر کو روانہ فرمادیا۔

(۲) سوال: "آج عبادت کرنے والا کوئی نہ ہوتا" یہ کس کا قول ہے نیز اس حکایت سے صدیق اکبر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان کیسے ظاہر ہوتی ہے...؟

جواب: حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا ہے، محبوبِ دوعالم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو جو بے انتہا اور غلبت درجہ محبت تھی۔ اسی محبت کا یہ اثر ہے کہ نازک وقت میں صحابہ کرام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُم کے زور ڈالنے کے باوجود حضرت اسامہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے لشکرکو واپس بلانا اور پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لہرائے ہوئے جھنڈے کو سرنگوں کرنا آپ نے گوارہ نہ کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دشمنوں کے حوصلے پست ہوگئے اور اسلام کا پھر سے بول بالا ہوگیا۔ اسے یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی محبت نے اسلام کو زندۂ جاوید بنادیا۔

مشق

(۱) سوال: حضرت ابوبکر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے کلمہ گو قبائل سے کیوں جہاد فرمایا نیز یہ کس نظریہءاہلسنت کی تائید کرتا ہے؟

جواب: رحمتِ عالم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال فرمانے پر بعض لوگ تو اسلام کے سارے احکام کے منکر ہو کر مرتد ہوگئے اور کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم زکوۃ نہیں دیں گے ۔ یعنی اس کی فرضیت کے منکر ہوگئے اس پر حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان سے جہاد کا ارادہ فرمایا ۔

اگر اس وقت مانعین ِزکوۃ کی سرکوبی نہ کی جاتی اور انہیں چھوٹ دے دی جاتی تو پھر کچھ لوگ نماز کے بھی منکر ہوجاتے اور بعض لوگ روزہ سے بھی انکار کردیتے اور کچھ لوگ بعض دوسری ضروری چیزوں کا انکار کردیتے تو اسلام اپنی شان و شوکت کے ساتھ باقی نہ رہتا بلکہ کھیل بن جاتا اور اس کا نظام درہم برہم ہوجاتا ۔

(۲) سوال: کیا موجودہ دور میں بھی بدمذہبوں کا رد ضروری ہے...؟

جواب: حضرت صدر الافاضل رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ تحریر فرماتے ہیں " ہر حالت میں حق کی حمایت اور ناحق کی مخالفت ضروری ہے اور جو قوم ناحق کی مخالفت میں سستی کرے گی وہ جلد تباہ ہوجائے گی ۔ آج کل بعض سادہ لوح باطل فرقوں کے رد کرنے کو بھی منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس وقت آپس کی جنگ موقوف کرو ۔ انہیں حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے طریقِ عمل سے سبق لینا چاہیے کہ آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایسے نازک وقت میں بھی باطل کی سرشکنی میں توقف نہ فرمایا ۔ جو فرقے اسلام کو نقصان پہنچانے کے لیے پیدا ہوئے ہیں ان سے غفلت برتنا یقیناً اسلام کی نقصان رسانی ہے ۔

(۳) سوال: آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا باغِ فدک پر کیا موقف تھا، دلائل سے ثابت کیجئے...؟

جواب: انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کسی کو اپنے مال کا وارث نہیں بناتے اور جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں سب صدقہ ہوتا ہے ۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے حدیث شریف مروی ہے کہ سرکار اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہم گروہ اِنبیاء کسی کو اپنا وارث نہیں بناتے ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ سب صدقہ ہے ۔

حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال فرما جانے کے بعد ازواج مطہرات نے چاہا کہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے ذریعے حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مال سے اپنا حصہ تقسیم کروائیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ

اللہ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا : کیا حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ نہیں فرمایا کہ ہم کسی کو اپنے مال کا وارث نہیں بناتے ، ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہے ۔

(۴) سوال:انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی میراث کے متعلق صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا موقف دلائل کے ساتھ ثابت کیجئے...؟

جواب: حضرت مالک بن اوس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ مجمعِ صحابہ جن میں حضرت عباس ، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبدالرحمن بن عوف ، حضرت زبیر بن العوام اور حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُم موجود تھے ۔ حضرت عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے سب کو قسم دے کر فرمایا: کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ہے کہ ہم کسی کو وارث نہیں بناتے ، ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہے تو سب نے اقرار کیا کہ ہاں حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسا فرمایا ہے ۔

(۵) سوال:انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی میراث کے متعلق حضرت علی المرتضی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ حسنین کریمین رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا اور حضرت عائشہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کا موقف بیان کیجئے...؟

جواب: جب حضرت علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی خلافت کا زمانہ آیا اور حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ترکہ خیبر اور فدک وغیرہ ان کے قبضہ میں ہوا اور پھر ان کے بعد حسنین کریمین رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا وغیرہ کے اختیار میں رہا مگر ان میں سے کسی نے ازواج مطہرات ، حضرت عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ اور ان کی اولاد کو باغِ فدک وغیرہ سے حصہ نہ دیالہذا ماننا پڑے گا کہ نبی عَلَیْہِ السلام کے ترکہ میں وراثت جاری نہیں ہوتی۔

(۶) سوال: (وَوَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ)...مذکورہ آیت مبارکہ بظاہر اہل سنت کے موقف کے خلاف ہے اس کا کیا جواب ہے؟

جواب: یہ آیتِ کریمہ یا اس کے علاوہ قرآن مجید و حدیث شریف میں جہاں بھی کہیں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وراثت کا ذکر ہے اس سے علمِ شریعت و نبوت ہی مراد ہے نہ کہ درہم و دینار

(۷) سوال:آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا وصال کب اور کیسے ہوا نیز آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی خلافت کتنا عرصہ رہی...؟

جواب: آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے ۷ جمادی الاخریٰ پیر کے روز غسل فرمایا اس روز سردی بہت زیادہ تھی جو اثر کر گئی ۔ آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو بخار آگیا اور پندرہ دن تک آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ علیل رہے ۔ اس درمیان میں آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نماز کے لیے بھی گھر سے باہر تشریف نہیں لاسکے ۔ آخر کار بظاہر اسی بخار کے سبب ۶۳ سال کی عمر میں ۲

سال ۲ ماہ سے کچھ زائد امورِ خلافت انجام دینے کے بعد ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ کو آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہٗ کی وفات ہوئی اور آقائے دو عالم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک پہلو میں مدفون ہوئے ۔

دسویں مشق

(۱) سوال: کھانے میں برکت والی کرامت مع حوالہ بیان کیجئے...؟

جواب: کرامت کا مطالعہ کتاب سے فرمالیں حوالہ یہاں درج کیا جا رہا ہے ۔ حوالہ: (بخاری، جلد اول، ص 5، 6)

سوال: پیٹ میں بچی کی خبر دینے والی صدیق اکبر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہٗ کرامت کس عقیدۂ اہلسنت کی مؤید ہے...؟

جواب: اس کرامت کا علم یقیناً غیب کا علم ہے جو بے شک حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہٗ کی ایک عظیم الشان کرامت ہے ۔

(۲) سوال: علومِ خمسہ کون سے ہیں نیز اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا اس کے بارے میں کیا موقف ہے...؟

(۳) سوال: آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہٗ کی چار خصوصیات بیان کیجئے نیز آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہٗ کے گھر والوں میں سے کس کس کو صحابیت کا شرف حاصل ہوا...؟

جواب: آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہٗ صحابی، آپ کے والد صحابی، آپ کے بیٹے عبدالرحمن رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہٗ صحابی اور ان کے صاحبزادے ابو عتیق محمد رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہٗ صحابی یعنی آپ کی چار نسل صحابی ہیں ۔ (اوّل) آپ کا نام صدیق رکھا اور کسی دوسرے کا نام صدیق نہیں ۔ (دوئم) آپ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ غارِ ثور میں رہے ۔ (سوئم) آپ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہجرت میں رفیقِ سفر رہے ۔ (چہارم) سرکار اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو حکم فرمایا کہ آپ صحابہ کرام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُم کو نماز پڑھائیں اور دوسرے لوگ آپ کے مقتدی بنیں۔

طالب دعا: معلمہ بنت غلام رسول (جامعۃ المدینہ گرلز فیضان ام درداء گھوٹکی)

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ

مشق

(۱) سوال: حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا مکمل نسب نامہ بیان کیجئے نیز آپ کا نسب کتنے واسطوں سے سرکار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب سے شرف پاتا ہے...؟

جواب: آپ کا نام عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ ہے ۔ کنیت ابوحفص اور لقب فاروق اعظم ہے ۔ آپ کے والد کا نام خطاب اور ماں کا نام حنتمہ ہے ، جو ہشام بن مغیرہ کی بیٹی یعنی ابوجہل کی بہن ہیں ۔ آٹھویں پشت میں آپ کا شجرۂ نسب سرکار اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خاندانی شجرہ سے ملتا ہے ۔ آپ واقعہ فیل کے تیرہ سال بعدپیدا ہوئے ۔

(۲) سوال: حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کس سال ایمان لائے ، نیز آپ کی ایمان یاوری کے لئے سرکار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کیا دعا فرمائی...؟

جواب: حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نبوت کے چھٹے سال ستائیس برس کی عمر میں اسلام سے مشرف ہوئے ۔

حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے ہے کہ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس طرح دعا فرمائی'' اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ بِنِ الْخَطَّابِ خَاصَّۃً '' یعنی یا اللہ! خاص طور سے عمر بن خطاب کو مسلمان بنا کر اسلام کو عزت وقوت عطا فرما ۔

(۳) سوال: حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو ''فاروق'' کا لقب کس نے ، کب اور کیوں دیا...؟

جواب: حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب میں کلمۂ شہادت پڑھ کر مسلمان ہوگیا تو میرے اسلام قبول کرنے کی خوشی میں اسوقت جتنے مسلمان حضرت ارقم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر میں موجود تھے انہوں نے اتنی زور سے نعرۂ تکبیر بلند کیا کہ اس کو مکہ کے سب لوگوں نے سنا۔میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیوں نہیں؟ یعنی بے شک ہم حق پر ہیں ۔ اس پر میں نے عرض کیا: پھر یہ پوشیدگی اور پردہ کیوں ہے ؟ اس کے بعد ہم سب مسلمان اس گھر سے دو صفیں بن کر نکلے 'ایک صف میں حضرت حمزہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ تھے اور دوسری صف میں ، میں تھا اور اسی طرح ہم سب صفوں کی شکل میں مسجدِ حرام میں داخل ہوئے ۔ کفارِ قریش نے مجھے اور حضرت حمزہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو جب مسلمانوں کے گروہ کے ساتھ دیکھا تو انکو بے انتہا ملال ہوا ۔

اس روز سرکار اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو فاروق کا لقب عطا فرمایا ۔ اس لیے کہ اسلام ظاہرہوگیا اور حق و باطل کے درمیان فرق واضح ہوگیا

(۴) سوال: حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے ایمان لانے سے اسلام کو کیا کیا فوائد حاصل ہوئے ، مذکورہ باب کے تحت بترتیب ذکر کیجئے...؟

جواب: حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے ایمان لانے کے بعد لوگوں کو اسلام کی طرف کھلم کھلا بلایا جانے لگا اور ہم بیت اللہ شریف کے پاس مجلسیں قائم کرنے ، اس کا علانیہ طواف کرنے ، کافروں سے بدلہ لینے اور ان کا جواب دینے کے قابل ہوگئے ۔جب حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ ایمان لائے تب اسلام ظاہر ہوا ۔ یعنی اس سے پہلے لوگ اپنا اسلام قبول کرنا ظاہر نہیں کرتے تھے ۔

مشق

(۱) سوال: حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے کس شان سے ہجرت فرمائی نیز اس موقع پر کفار قریش کو آپ نے کیا فرمایا...؟

جواب: جب حضر ت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ ہجرت کی نیت سے نکلے تو آپ نے اپنی تلوار گلے میں لٹکائی اور کمان کندھے پر اور ترکش سے تیرنکال کر ہاتھ میں لے لیا ۔ پھر بیت اللہ شریف کے پاس حاضر ہوئے ۔ وہاں بہت سے اشرافِ قریش بیٹھے ہوئے تھے ۔ آپ نے اطمینان سے کعبہ شریف کا طواف کیا ۔ پھر بہت اطمینان سے مقامِ ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھی ۔ پھر اشراف قریش کی جماعت کے پاس آکر ایک ایک شخص سے الگ الگ فرمایا : تم لوگوں کے چہرے بدشکل ہوجائیں ، بگڑ جائیں اور تمہارا ناس ہو جائے ۔ اس کے بعد فرمایا: جو شخص کہ اپنی ماں کو بے اولاد، اپنے بچوں کو یتیم اور اپنی بیوی کو بیوہ بنانے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اس وادی کے اس طرف آکر میرا مقابلہ کرے ۔ آپ کے اس طرح للکارنے کے باوجود ان اشراف قریش میں سے کسی مائی کے لال کی ہمت نہ ہوئی کہ وہ آپ کا پیچھا کرتا۔

(۲) سوال: مدینہ منورہ کس ترتیب سے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہجرت کر کے پہنچے...؟

جواب: حضرت علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے علاوہ ہم کسی ایسے شخص کو نہیں جانتے جس نے علانیہ ہجرت کی ہو ۔

(۳) سوال: حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا حلیہ مبارکہ بیان فرمائیں نیز جو لوگ آپ کا رنگ گندمی بتاتے ہیں اسکی وجہ کیا ہے...؟

جواب: حضرت زِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا رنگ گندمی تھا۔ آپ کے سر کے بال خود پہننے کی وجہ سے گر گئے تھے قد آپ کا لمبا تھا مجمع میں آپ کا سر دوسرے لوگوں کے سروں ذ اونچا معلوم ہوتا تھا دیکھنے میں ایسا محسوس ہوتا تھا کہ آپ کسی جانور پر سوار ہیں۔ علامہ واقدی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا رنگ جو لوگ گندمی بتلاتے ہیں انہوں نے قحط کے زمانہ میں آپ کو دیکھا ہوگا۔ اس لیے کہ اس زمانے میں زیتون کا تیل استعمال کرنے کے سبب رنگ آپ کا گندمی ہوگیا تھا۔

(۴) سوال: فضائل کے باب کی ابتدائی پانچ احادیث میں فاروق اعظم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے کن کن فضائل و خصائل کو بیان کیا گیا ہے...؟

جواب: سرکار اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر میرے بعد نبی ہوتے تو عمر ہوتے۔

رسولِ خدا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا میں بلا شبہ نگاہِ نبوت سے دیکھ رہا ہوں کہ جن کے شیطان بھی اور انسان کے شیطان بھی دونوں میرے عمر کے خوف سے بھاگتے ہیں۔

حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ عمر مجھ سے ہیں اور میں عمر سے ہوں اور عمر جس جگہ بھی ہوتے ہیں حق ان کے ساتھ ہوتا ہے۔

رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالٰی نے عمر کی زبان اور قلب پر حق کو جاری فرمادیا ہے۔

(۵) سوال: محدَّث کون ہوتا ہے نیز حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو اس حوالے سے کیا بشارت دی گئی؟

جواب: حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جس کی زبان سے ملائکہ بات کریں وہ محدَّث ہوتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہصَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا تم سے پہلے امتوں میں محدث ہوئے ہیں۔ اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر ہے۔

(6) سوال: حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ کی شان میں کیا فرمایا؟

جواب: حضرت معاویہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس دنیا بہت آئی لیکن انہوں نے اسے قبول نہیں کیا بلکہ ٹھکرا دیا۔

مشق

(۱) سوال: حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے ارشاد کے مطابق کن تین باتوں میں اللہ تعالی ،نے ان کی موافقت فرمائی...؟

جواب: حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِاقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کیا کہ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم !آپ کی خدمت میں ہر طرح کے لوگ آتے جاتے ہیں اور حضور کی خدمت میں ازواج مطہرات بھی ہوتی ہیں ۔ بہتر ہے کہ آپ ان کو پردہ کرنے کا حکم فرمائیں ۔ حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میری اس عرض کے بعد امہات المؤمنین کے پردہ کے بارے میں یہ آیت ِ کریمہ نازل ہوئی :(وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـٴَـلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍؕ-)یعنی اور جب تم امہات المؤمنین سے استعمال کرنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہرسے مانگو ۔ (5)(پ۲۲، ع)۔

(۲) سوال :یہودی کے جواب میں حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے کیا فرمایانیز اس موقع پر آپ کی موافقت میں کونسی آیت مبارکہ نازل ہوئی مع حوالہ تحریر کیجئے...؟

جواب: ایک یہودی حضرت عمر فاروق اِعظم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے ملا اور آپ سے کہنے لگا کہ جبریل (علیہ السلام) فرشتہ جس کا تذکرہ تمہارے نبی (صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کرتے ہیں وہ ہمارا سخت دشمن ہے اس کے جواب میں حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَ مَلٰٓىٕكَتِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ جِبْرِیْلَ وَ مِیْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِیْنَ(۹۸))یعنی جو کوئی دشمن ہو اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبریل و میکائیل کا تو اللہ دشمن ہے کافروں کا، تو جن الفاظ کے ساتھ حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہودی کو جواب دیا بالکل انہیں الفاظ کے ساتھ قرآن مجید کی یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی(پ۱، ع۱۲)

(۳) سوال:سورۃ البقرۃ کی اس آیت مبارکہ (اُحِلَّ لَكُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآىٕكُمْؕ-)کا شانِ نزول مع حوالہ بیان کیجئے ؟

جواب: پہلی شریعتوں میں روزہ افطار کرنے کے بعد کھانا پینا اور ہم بستری کرنا عشاء کی نماز تک جائز تھا ۔ بعد نمازعشاء یہ ساری چیزیں رات میں بھی حرام ہوجاتی تھیں ۔ یہ حکم حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانہ مبارک تک باقی رہا، یہاں تک کہ رمضان شریف کی رات میں نما زعشاء کے بعدحضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے ہمبستری ہو گئی جس پر وہ بہت نادم اور شرمندہ ہوئے ۔ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا تو اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی ۔

(۴) سوال: حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ نے اس منافق کی گردن کیوں ماری نیز آپ کی تائید میں اس موقع پر کون سی آیتِ قرآنی نازل ہوئی...؟

جواب: بشر نامی ایک منافق تھا ۔ اس کا ایک یہودی سے جھگڑا تھا ۔ یہودی نے کہا: چلو سید عالم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فیصلہ کرالیں حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو حق فیصلہ کیا وہ یہودی کے موافق اور منافق کے مخالف ہوا ۔ منافق حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فیصلہ سننے کے بعد پھر یہودی کے درپے ہوا اور اسے مجبور کرکے حضرت عمرفاروق اعظم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ کے پاس لایا ۔ یہودی نے آپ سے عرض کیا کہ میرا اور اس کا معاملہ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم طے فرماچکے ہیں ۔ لیکن یہ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فیصلہ کو نہیں مانتا آپ سے فیصلہ چاہتا ہے ۔ آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ نے فرمایا: ٹھہرو میں ابھی آکر فیصلہ کیے دیتا ہوں ۔ یہ فرما کر مکان میں تشریف لے گئے اور تلوار لا کر اس منافق مدعیٔ ایمان کو قتل کردیا اور فرمایا: جو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کو نہ مانے اس کے متعلق میرا یہی فیصلہ ہے تو بیان واقعہ کے لیے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ترجمہ: کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن کا دعوٰی ہے کہ وہ ایمان لائے اس پر جو تمہاری طرف اُترا اور اس پر جو تم سے پہلے اُترا پھر چاہتے ہیں کہ اپنا پنچ شیطان کو بنائیں اور ان کو تو حکم یہ تھا کہ اسے ہرگز نہ مانیں اور ابلیس یہ چاہتا ہے کہ انہیں دوربہکا دے ۔ **(سورۃ النساء آیت نمبر 60)**

(۱) سوال: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنانے کی حکمت بیان کیجئے...؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ نے حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہ تعَالٰی عَنۡہُ کو اپنے بعد خلیفہ بنا کر نہایت عقلمندی اور دانشمندی سے کام لیا اس لیے کہ وہ جانتے تھے اسلام اپنی خوبیوں کی بنا پر روز بروز پھیلتا ہی جائے گا ۔ بڑی بڑی سلطنتیں زیر نگیں ہوں گی اور بڑے بڑے ممالک فتح ہوں گے ، جہاں سے بہت مالِ غنیمت آئے گا ۔ لوگ خوشحال و مالدار ہوجائیں گے اور مالداری کے بعد اکثر دنیا داری آجاتی ہے دینداری کم ہوجاتی ہے ۔ اس لیے اب میرے بعد عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ جیسے شخص کو خلیفہ ہونا ضروری ہے جو دین کے معاملہ میں بہت سخت ہیں اور شریعت کے معاملہ میں کسی کی پروا نہیں کرتے ہیں ۔

(۲) سوال: شیخین کی خلافت کا منکر کن آفتوں کا سزاوار ہے...؟

جواب: حضرت سفیان ثوری رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے یہ خیال کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق اورحضرت عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُما سے زیادہ خلافت کے مستحق اور حق دار حضرت علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ تھے تو اس نے

حضرت ابوبکر و حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہما کو خطاکار ٹھہرانے کے ساتھ تمام انصار و مہاجرین رِضْوَانُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو بھی خطا کار ٹھہرایا۔

مشق

(۱) سوال: جبلہ بن ایہم کون تھا؟

جواب: ملوک ِغسان میں سب سے آخری بادشاہ جبلہ بن الایہم، وہ پہلے بت پرست تھے ، پھر رومی بادشاہوں کے ساتھ تعلق کی وجہ سے اپنا قدیم مذہب چھوڑ کر عیسائی ہوگئے تھے۔

(۲) سوال: حضرت ابو شحمہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کون ہیں اور ان کے متعلق کیا غلط مشہور ہے ؟

جواب: حضرت ابو شحمہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ حضرت عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہ عنہ کے صاحب زادے ہیں بعض لوگ آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے عدل و انصاف کی تعریف کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آپ کے صاحبزادے ابوشحمہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے شراب پی اور پھر اسی نشہ کی حالت میں زنا کیا۔ ان باتو ں پر حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان کو کوڑے لگوائے یہاں تک کہ اسی تکلیف سے بیمار ہو کر ان کا انتقال ہوگیا، تو حضرت ابو شحمہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی جانب زنا اور شراب نوشی کی نسبت غلط مشہور ہوگیاہے۔

نبیذ کی اقسام مع احکام:

تعریف : نبیذ اس پانی کو کہتے ہیں کہ جس میں کھجور بھگوئی گئی ہو اور اس کی مٹھاس پانی میں اُتر آئی ہو۔

نبیذ دو طرح کی ہوتی ہے ایک وہ کہ اس میں نشہ نہیں ہوتا، ایسی نبیذ حلال وپاک ہے اور حضرت سیدنا امام اعظم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے نزدیک اس سے وضو بنانا بھی جائز ہے ، بشرطیکہ رقت و سیلان باقی ہو۔

ایک نبیذ وہ ہوتی ہے جس میں نشہ پیدا ہوجاتا ہے اور وہ حرام و نجس ہوتی ہے ، حضرت ابو شحمہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے نبیذ پی یہ سمجھ کر کہ یہ حلال ہے نشہ والی نہیں مگر وہ نشہ والی ثابت ہوئی تو حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان کی گرفت فرمائی اور ازراہ عدل و انصاف انہیں سزا دی۔

(۳) سوال: حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے گورنروں کو کن شرائط کی پاسداری کا حکم فرماتے تھے...؟

جواب: حضرت عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ درج ذیل شرائط کی پاسداری کا حکم دیتے تھے :

اوّل یہ کہ وہ ترکی گھوڑے پر سوار نہیں ہوگا، دوسرے یہ کہ وہ اعلیٰ درجہ کا کھانا نہیں کھائے گا، تیسرے یہ کہ وہ باریک کپڑا نہیں پہنے گا، چوتھے یہ کہ حاجت والوں کے لیے اپنے دروازہ کو بند نہیں کرے گا اور دربان نہیں رکھے گا۔

(۴) سوال: مذکورہ روایت کے مطابق شوہر اپنی زوجہ سے کتنے عرصہ دوری اپنائے سکتا ہے نیز اس حکم کا سبب کیا بنا...؟

جواب: شوہر اپنی زوجہ سے چار ماہ عرصہ دوری اپنائے سکتا ہے۔ اس کا سبب یہ بنا کہ ایک عورت کچھ اشعار پڑھ رہی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ '' رات بہت ہوگئی اور ستارے چمک رہے ہیں مگر مجھے یہ بات جگا رہی ہے کہ میرے ساتھ کوئی کھیلنے والا نہیں ہے ۔ تو میں خدائے تعالٰی کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ اگر مجھے اللہ کے عذاب کا خوف نہ ہوتا تو اس چار پائی کی چولیں ہلتیں لیکن میں اپنے نفس کے ساتھ اس نگہبان اور مؤکل سے ڈرتی ہوں جس کا کاتب کبھی نہیں تھکتا ۔ اشعار کو سن کر حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس عورت سے دریافت فرمایا کہ تیرا کیا معاملہ ہے کہ اس قسم کے اشعار پڑھ رہی ہے ؟ اس نے کہا کہ میرا شوہر کئی ماہ سے جنگ پر گیا ہوا ہے ، اس کی ملاقات کے شوق میں یہ اشعار پڑھ رہی ہوں۔

(۵) سوال: دودھ میں پانی ملانے کی تجویز پر لڑکی نے کیا جواب دیا نیز اسے ایمانداری پر کیا انعام ملا...؟

جواب: ماں ! امیر المؤمنین رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا حکم تجھ کو یاد نہیں رہا جس میں اعلان کیا گیا ہے کہ دودھ میں کوئی شخص پانی نہ ملائے ، ماں نے کہا : امیرالمؤمنین یہاں دیکھنے نہیں آئیں گے ، پانی ملادے ، لڑکی نے کہا میں ایسا نہیں کرسکتی کہ خلیفہ کے سامنے اطاعت کا اقرار اور پیٹھ پیچھے ان کی نافرمانی اسے ایمانداری پر یہ انعام ملا کہ آپ نے اس بیوہ لڑکی کو بلا کر حضرت عاصم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے عقد کرکے اپنی بہو بنالیا۔

(۶) سوال: حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے لئے کتنا وظیفہ مقرر ہوا تھا، اور قوم نے اس میں اضافے کی تجویز کیوں دی اوراس کے لئے حضرت حفصہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کا انتخاب کیوں کیا، نیز حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواب میں کیا ارشاد فرمایا...؟

جواب: حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے لئے متوسط مقدار میں وظیفہ مقرر ہوا ۔قوم نے کہا کہ اس مقدار میں آپ کے لیے گزر سفر میں تنگی ہے، آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے لوگوں کی رائے کے باوجود وظیفہ کے اضافہ کو منظور نہیں فرمایا بلکہ ان پر اور ناراضگی ظاہر فرمائی۔

(۷) سوال: حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارانِ رحمت کے لئے کس طرح دعا فرمائی نیز یہ روایت کس عقیدۂ اہلسنت کی تائید کرتی ہے ؟

جواب: یاالٰہَ العالمین ! ہم تیرے نبی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا کو وسیلہ بنا کر تیری بارگاہ میں عرض کرتے ہیں قحط اور خشک سالی کو ختم فرما دے اور ہم پر رحمت والی بارش نازل فرما ۔ یہ دُعا مانگ کر ابھی آپ واپس بھی نہیں ہوئے تھے کہ بارش شروع ہوگئی اور کئی روز تک مسلسل ہوتی رہی۔

حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھنے والوں کو اپنی کسی حاجت کے لیے وسیلہ بنانا شرک نہیں ہے بلکہ حضرت عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا طریقہ اور ان کی سنت ہے۔

(۸) سوال:آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کس ماہ وسن اور کتنی عمر میں ہوئی ؟

جواب: 26 ذوالحجہ 23ھ ، بدھ کے دن آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ زخمی ہوئے اور تین دن بعد دس برس چھ ماہ چار دن امور خلافت کو انجام دے کر 63 سال کی عمر میں وفات پائی ۔

(۹) سوال:آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو شہید کرنے والا کون تھا اور اسکا کیا انجام ہوا...؟

جواب: حضرت مغیرہ بن شعبہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے مجوسی غلام ابو لؤلؤہ نے آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو شہید کیا اور خود خودکشی کر ڈالی ۔

(۱۰) سوال:آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی قبر کے کھلنے کا واقعہ مفصل بیان کیجئے نیز یہ روایت کس عقیدۂ اہلسنت کی مؤید ہے...؟

جواب: حضرت عروہ بن زبیر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے کہ خلیفہ ولید بن عبدالملک کے زمانے میں جب روضہ منورہ کی دیوار گر پڑی اور لوگوں نے اس کی تعمیر ۸۷ھ میں شروع کی تو (بنیاد کھودتے وقت) ایک قدم (گھٹنے تک) ظاہر ہوا، تو سب لوگ گھبرا گئے اور لوگوں کو خیال ہوا کہ شاید یہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قدم مبارک ہے اور وہاں کوئی جاننے والا نہیں ملا تو حضرت عروہ بن زبیر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُما نے کہا" لَاوَاللہ!ماھِیَ قَدَمُ النَّبِی صلی اللہ علیہ وسلم ما ھِیَ اِلَّا قَدَمُ عُمَر " یعنی خدا کی قسم!یہ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قدم شریف نہیں ہے بلکہ یہ حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا قدم مبارک ہے ۔

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہ

(۱) سوال: حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہ کو 'ذوالنورین' کا لقب کیسے ملا نیز آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہ کی ان شہزادیوں سے کیا اولاد بھی ہوئی...؟

جواب: حضرت آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے لے کر حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہ کے علاوہ کسی شخص کے نکاح میں کسی نبی کی دو بیٹیاں نہیں آئیں ، اسی لیے آپ رَضِیَ اللہ عَنۡہ کو ذوالنورین کہتے ہیں۔

آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہ کے ایک صاحبزادے حضرت بی بی رقیہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہا کے شکمِ مبارک سے پیدا ہوئے تھے جن کا نام عبداللہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہ تھا ۔ وہ اپنی ماں کے بعد چھ برس کی عمر پا کر انتقال کر گئے اور حضرت بی بی ام کلثوم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہا سے آپ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

(۲) سوال: کیا آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہ غزوۂ بدر میں شریک تھے ، اگر نہیں تو آپ رَضِیَ اللہ عَنۡہ کو بدری صحابہ میں کیوں شمار کیا جاتا ہے...؟

جواب: سرکار اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبل اعلان نبوت اپنی صاحبزادی حضرت رقیہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہا کا نکاح آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہ سے کیا تھا جو غزوۂ بدر کے موقع پر بیمار تھیں اور انہی کی تیمار داری کے سبب حضرت عثمان رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہ اس جنگ میں شرکت نہیں فرماسکے اور سید عالم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اجازت سے مدینہ طیبہ ہی میں رہ گئے تھے مگر چونکہ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہ کو بدر کے مالِ غنیمت سے حصہ عطا فرمایا تھا اس لیے آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہ بدریوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔

(۳) سوال: آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہ کا نام و نسب بیان کیجئے نیز ایک لحاظ سے آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہ کو سرکار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بھانجا ہونے کا اعزاز حاصل ہوتا ہے ، بتائیے کس طرح...؟

جواب: آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہ کا نام ''عثمان'' کنیت ابو عمر اور لقب ''ذوالنورین'' ہے ۔ آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے ، عثمانِ بن عفان بن ابوالعاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبدمناف ، یعنی پانچویں پشت میں آپ رضی اللہ تَعَالٰی عَنۡہ کا سلسلۂ نسب رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شجرۂ نسب سے مل جاتا ہے ۔

آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ کی نانی ام حکیم جو حضرت عبدالمطلب کی بیٹی تھی وہ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے والدِ گرامی حضرت عبداللہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ کے ساتھ ایک ہی پیٹ سے پیدا ہوئی تھیں، اس رشتہ سے حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ کی والدہ حضور سیدِ عالم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی کی بیٹی تھیں، آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ کی پیدائش عام الفیل کے چھ سال بعد ہوئی۔

(۴) سوال:آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ کا حلیہ تفصیل کے ساتھ بیان کیجئے ...؟

جواب: آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ درمیانے قد کے خوبصورت شخص تھے ، رنگ میں سفیدی کے ساتھ سرخی بھی شامل تھی، چہرے پر چیچک کے داغ تھے ۔ جسم کی ہڈیاں چوڑی تھیں ۔ کندھے کافی پھیلے ہوئے تھے ، ۔ پنڈلیاں بھری ہوئی تھیں، ہاتھ لمبے تھے جن پر کافی بال تھے ، داڑھی بہت گھنی تھی، سر کے بال گھنگھریالے تھے ، دانت بہت خوبصورت تھے اور سونے کے تار سے بندھے ہوئے تھے ، کنپٹیوں کے بال کانوں کے نیچے تک تھے ا ور پیلے رنگ کا خضاب کیا کرتے تھے۔

مشق

(۱) سوال: جیش عسرہ کے موقع پر حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ نے کس قدرمال راہ ِخدا میں پیش کیا نیز انہیں اس پر کن بشارتوں سے نوازا گیا...؟

جواب: حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہُ نے جیش ِعسرہ کی اس طرح مدد فرمائی کہ ایک ہزار اونٹ سازو سامان کے ساتھ پیش فرمایا اور ایک ہزار دینار بھی چندہ دیا تو ان کہ بارے میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی ترجمہ : جو لوگ اپنے مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر دینے کے بعد نہ احسان رکھتے ہیں نہ تکلیف دیتے ہیں توان کا اجر و ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور نہ ان پر کوئی خوف طاری ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ۔ (پ۳، ع۴)

(۲) سوال:اے احد !ٹھہر جا...یہ حدیث کن کن عقائد اہلسنت کی مؤید ہے ...؟

جواب: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پہاڑوں پر بھی اپنا حکم نافذ فرماتے تھے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ خدائے تعالیٰ نے آپ کو علمِ غیب عطا فرمایا تھا کہ برسوں پہلے حضرت عمر فاروق اعظم اور حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُما کے شہید ہونے کے بارے میں حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خبر دے رہے ہیں ۔

(۳) سوال : فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ) اس آیت مبارکہ میں کون سے لوگ مرا دہیں...؟

جواب: حضرتِ عثمان اور حضرت طلحہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنہما۔

(۴) سوال:آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ نے ایک درخت پورا باغ دے کر کیوں خریدانیز اس موقع پر کونسی آیت مبارکہ نازل ہوئی

جواب: مدینہ منورہ میں ایک منافق رہتا تھا اس کا درخت ایک انصاری پڑوسی کے مکان پر جھکا ہوا تھاجس کا پھل ان کے مکان میں گرتا تھا۔ انصاری نے سرکارِاقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس کا ذکر کیا۔ اس وقت تک منافق کا نفاق لوگوں پر ظاہر نہیں ہوا تھا۔ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے فرمایا کہ تم درخت انصاری کے ہاتھ بیچ ڈالو اس کے بدلے تمہیں جنت کا درخت ملے گا۔ مگر منافق نے انصاری کو درخت دینے سے انکار کردیا۔ جب اس واقعہ کی خبر حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ کو ہوئی کہ منافق نے حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان کو منظور نہیں کیا تو آپ رَضِیَ اللہ تعَالٰی عَنۡہُ نے پورا ایک باغ دے کر درخت کو اس سے خرید لیا اور انصاری کو دے دیا۔ اس پر حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ کی تعریف اور منافق کی برائی میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:(سَیَذَّكَّرُ مَنْ یَّخْشٰىۙ(۱۰) وَ یَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَىۙ(۱۱) الَّذِیْ یَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰىۚ(۱۲) ترجمہ : عنقریب نصیحت مانے گا جو ڈرتا ہے اور اس سے وہ بڑا بدبخت دور رہے گا جو سب سے بڑی آگ میں جائے گا۔

(۵) سوال:فتنوں کے وقت ہدایت پر ہونے والی روایت مع حوالہ بیان کیجئے ...؟

جواب: ترمذی اور ابن ماجہ میں حضرت مرہ بن کعب رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زمانہ آئندہ میں ہونے والے فتنوں کا ذکر فرمارہے تھے کہ اتنے میں ایک صاحب سر پر کپڑا ڈالے ہوئے ادھر سے گزرے تو حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ یہ شخص اس روز ہدایت پر ہوگا۔

حضرت مرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ الفاظ سن کر میں اٹھا اور اس شخص کی طرف گیا تو دیکھا کہ وہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ ہیں۔ پھر میں نے حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف ان کا رُخ کیا اور پوچھا :کیا یہ شخص ان فتنوں میں ہدایت پر ہوں گے ...؟توحضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا :ہاں یہی۔

(۷) سوال:"میں اس سے حیا کیوں نہ کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں" سرکار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ کس کے متعلق اور کب فرمایا...؟

جواب: حضرت عائشہ رَضِیَ اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مکان میں لیٹے ہوئے تھے اور آپ کی ران یا پنڈلی مبارک سے کپڑا ہٹا ہوا تھا ۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ آئے اور انہوں نے حاضری کی اجازت چاہی ۔ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کو بلایا اور وہ اندر آگئے مگر حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسی طرح لیٹے رہے اور گفتگو فرماتے رہے ۔ اس کے بعد حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ بھی آگئے ۔ انہوں نے اندر آنے کی اجازت طلب کی ۔ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کو بھی اجازت دے دی اور وہ بھی اندر آگئے ، پھر حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ آگئے اور آپ نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اٹھ کر بیٹھ گئے اور کپڑوں کو درست کرلیا ۔ اس کے بعد حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو اندر آنے کی اجازت مرحمت فرمائی ۔ حضرت عائشہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ جب یہ لوگ چلے گئے تو میں نے حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دریافت کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم !کیا وجہ ہے کہ میرے باپ حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ آئے تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بدستور لیٹے رہے پھر حضرت فاروق اعظم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ آئے مگر آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بدستور لیٹے رہے ۔ اور جنبش بھی نہیں فرمائی ۔ لیکن جب حضرتِ عثمان غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ آئے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور کپڑوں کو درست کرلیا ۔ حضرت عائشہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کے اس سوال کے جواب میں سرکار اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا :" اَلَا اَسْتَحْیِیْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْیِیْ مِنْہُ الْمَلَائِکَۃ" یعنی کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔

۸) سوال:بیعتِ رضوان کے موقع پر حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کیوں حاضر نہ تھے ...؟

جواب: اس وقت حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قاصد کی حیثیت سے مکہ معظمہ گئے ہوئے تھے ۔

(۹) سوال:"اے عثمان! خدا تجھے قمیص پہنائے گا"یہاں قمیص سے کیا مراد ہے نیز آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے کتنی بار جنت خریدی؟

جواب: حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا کہ اے عثمان !خدائے تعالیٰ تجھ کو ایک قمیص پہنائے گا یعنی خلعتِ خلافت سے سرفراز فرمائے گا ۔ پھر اگر لوگ اس قمیص کے اتارنے کا تجھ سے مطالبہ کریں تو ان کی خواہش پر اس قمیص کو مت اتارنا یعنی خلافت نہیں چھوڑنا اسی لیے جس روز ان کو شہید کیا گیا انہوں نے حضرت ابو سہلہ رَضِیَ اللہ

تَعَالٰی عَنۡہُ سے فرمایا کہ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ کو خلافت کے بارے میں وصیت فرمائی تھی ۔ اسی لیے میں اس وصیت پر قائم ہوں اور جو کچھ مجھ پر بیت رہی ہے اس پر صبر کررہا ہوں ۔

حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ نے دوبار جنت خریدی ہے۔

مشق

(ا) سوال:حضرت عبدالرحمن بن عوف رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ نے حضرت علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ کو خلیفہ نہ بنانے کے سوال کا کیا جواب دیا...؟

جواب: حضرت عبدالرحمن بن عوف رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ نے حضرت علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ کی بجائے حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہ عَنۡہُ کو اس لیے خلیفہ منتخب کیا کہ جو بھی صائب الرائے تنہائی میں ان سے ملتا وہ یہی مشورہ دیتا کہ خلافت حضرت عثمان رَضِیَ اللہ عَنۡہُ ہی کو ملنی چاہیے ۔ وہ اس کے لیے سب سے زیادہ مستحق ہیں ۔

(۲) سوال:حضرت علی المرتضی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ نے حضرت عمر رَضِیَ اللہ عَنۡہُ کے بعد خلیفہ بننے سے کیوں انکار فرمادیا...؟

جواب: حضرت ابو وائل رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ نے فرمایا کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رَضِیَ اللہ عَالٰی عَنۡہُ سے دریافت کیا کہ آپ نے حضرت علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ کو چھوڑ کر حضرت عثمان رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ سے کیوں بیعت کی ؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں میرا قصور نہیں ہے ۔ میں نے پہلے حضرت علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ ہی سے کہا کہ میں کتاب اللہ ، سنت ِرسول اللہ ﷺ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ اور حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ کی سنت پر آپ سے بیعت کرتا ہوں تو انہوں نے فرمایا کہ میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا ۔ اس کے بعد میں نے حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡہُ سے اسی قسم کی گفتگو کی تو انہوں نے قبول کرلیا۔

(۳) سوال:مصنف عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن نے صحابۂ کرام کی شان میں کتنی آیات بیان فرمائی ہیں ، ان میں سے تین مع ترجمہ و حوالہ بیان کیجئے نیز اس اعتراض کہ "بعض صحابہ نے غلطیاں کی" کا کیا جواب ہوگا...؟

جواب: مصنف عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن نے صحابۂ کرام کی شان میں پانچ آیات بیان فرمائی ہیں : (لَا یَسۡتَوِیۡ مِنۡکُمۡ مَّنۡ اَنۡفَقَ مِنۡ قَبۡلِ الۡفَتۡحِ وَ قٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِکَ اَعۡظَمُ دَرَجَۃً مِّنَ الَّذِیۡنَ اَنۡفَقُوۡا مِنۡۢ بَعۡدُ وَ قٰتَلُوۡا ؕ وَ کُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الۡحُسۡنٰی ؕ)(پ ۲۷میں ہے)ترجمہ: تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے خرچ اور جہاد کیاوہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے فتح ِمکہ کے بعدخرچ اور جہاد

کیا اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرماچکا۔

(وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍۙ-رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ)(پ ۱۱، ع۲)**ترجمہ: اور سب میں اگلے پہلے مہاجرین و انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کی اتباع کئے۔ اللہ ان سے راضی ہوااور وہ اللہ سے راضی ہوئے**

(لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ یَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗؕ-اُولٰٓىٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَۚ(پ ۲۸، ع۴)ترجمہ: ہجرت کرنے والے فقیروں کے لئے جو اپنے گھروں اور مالونسے نکالے گئے اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے ہیں اور اللہ و رسول کی مدد کرتے ہیں۔ وہی لوگ سچے ہیں۔

صحابہ ءکرام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُم کہ جن سے اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی اور ایسے لوگ کہ جو فلاح یافتہ اور سچے ہیں اور جن کے قلوب مزکّٰی و مجلّٰی ہیں ان کے بارے میں یہ فاسد اعتقاد رکھنا کہ انہوں نے حضرت علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے حق کو غصب کرلیا انتہائی بدنصیبی و بدبختی ہے بلکہ قرآن شریف کو جھٹلانا ہے

(۱۴) سوال:آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ منبر کے اس زینے پربیٹھے جس پرپیارے آقا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہوتے تھے ، اس کا سبب کیا ہے نیز مصنف عَلَیْہِ رَحمۃُ الرَّحْمٰن نے اس کے ضمن میں کن عقائدِاہلسنت کی طرف روشنی ڈالی ہے ...؟

جواب: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی عَلَیْہِ الرحمۃُوالرِّضْوا ن تحریر فرماتے ہیں کہ " منبر کے تین زینے تھے علاوہ اوپر کے تختے کہ جس پر بیٹھتے ہیں۔ حضور سید عالم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم درجہ بالا پر خطبہ فرمایاکرتے۔ حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے دوسرے پر پڑھا۔ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے تیسرے پر۔ جب زمانہ ءذوالنورین رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا آیا تو پھر اوّل پر خطبہ فرمایا۔ سبب پوچھا گیا فرمایا :اگر دوسرے پر پڑھتا لوگ گمان کرتے کہ میں صدیق کا ہمسر ہوں اور تیسرے پر، تووہم ہوتا کہ فاروق کے برابر ہوں۔ لہذا وہاں پڑھا جہاں یہ احتمال متصور ہی نہیں

عقائدِاہلسنت: حضرت عثمان غنی ذوالنورین رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا یہ جملہ بھی قابل ِتوجہ ہے کہ میں نے وہاں خطبہ پڑھا جہاں یہ (یعنی ہمسری وبرابری کا)احتمال متصور ہی نہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے کوئی بھی یہ تصور کر ہی نہیں سکتا تھا کہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے برابری و ہمسری کا دعویٰ کرسکتے ہیں۔ ثابت ہوا کہ اگر کوئی آقائے دوعالم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے برابری و ہمسری کا دعویٰ کرے تو وہ گستاخ و بے ادب ہے اور صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے راستے سے الگ ہے

(۵) سوال:آپ رَضِیَ اللهب عَنْہُ کے دور کی فتوحات کا جائزہ لیجئے ...؟

جواب: حضرت عثمانِ غنی ذوالنورین رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانۂ خلافت میں بھی اسلامی فتوحات کا دائرہ برابر وسیع ہوتا رہا ۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللہ عَنْہُ کے زمانۂ خلاَفت کے پہلے سال یعنی ۲۴ ہجری میں''رے '' فتح ہوا ۔ رے خراسان کا ایک شہر ہے جو آج کل ایران کا دارالسلطنت ہے اور اِسے تہران کہتے ہیں ۔ ۲۶ ہجری میں شہر ''سابور''فتح ہوا ۔

(۶) سوال:حضرت ام حرام کون تھیں نیز ا ن کی وفات کس معجزۂ مصطفی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ظہور کا سبب بنی...؟

جواب: حضرت عبادہ بن صامت رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی اہلیہ محترمہ حضرت اُم حرام بنت ملحان انصاریہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کے ساتھ موجود تھے ٗآپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی بیوی جانور سے گر کر انتقال کر گئیں تو ان کو وہیں قبرص میں دفن کردیا گیا ۔ اس لشکر کے متعلق اللہ کے محبوب دانائے خفایا و غیوب جنابِ احمد مجتبیٰ محمدِ مصطفی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پیش گوئی فرمائی تھی کہ عبادہ بن صامت رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی بیوی بھی اس لشکر میں ہوگی اور قبرص ہی میں اس کی قبر بنے گی ۔ چنانچہ یہ پیشین گوئی حرف بحرف صحیح ہوئی ۔

سوال:آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کب ہوئی نیزوقتِ شہادت آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کس عبادت میں مصروف تھے ؟

جواب: حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ ۳۵ھ ماہِ ذی الحجہ کے ایامِ تشریق میں شہید ہوئے جب کہ آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی عمر بیاسی سال کی تھی ۔اورآپ اس وقت قرآن پاک کی تلاوت فرما رہے تھے۔

سوال:آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو شہید کرنے والے کون تھے نیز خبر ملنے پر حضرت علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی کیفیت کیا تھی؟

جواب: حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو جس نے شہید کیا بعض مورخین کہ نزدیک حمار اور بعض کہ نزدیک''آسود''تھا حضرت علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو اس صورت حال سے اتنا غصہ پیدا ہوا کہ حضرت امام حسن رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو ایک طمانچہ اور حضرت امام حسین رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے سینے پر ایک گھونسا مارا اور فرمایا: جب کہ تم دونوں دروازوں پر موجود تھے تو امیر المؤمنین کیسے شہید کردیئے گئے ۔ پھر آپ نے حضرت طلحہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے صاحبزادے محمد رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت زبیر کے صاحبزادے عبداللہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو بھی سخت سست اور بُرا بھلا کہا ۔

امیر المومنین حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم

(۱) سوال: حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام ونسب نیز بچپن کے حالات بیان کیجئے...؟

جواب: آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کانام ''علی بن ابی طالب'' اور کنیت ''ابوالحسن وابوتراب''ہے ۔ آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سرکاراقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا ابو طالب کے صاحبزادے ہیں یعنی حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچازاد بھائی ہیں ۔ آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی والدہ محترمہ کا اسم گرامی فاطمہ بنت ِ اسد بن ہاشم ہے اور یہ پہلی خاتون ہیں جنھوں نے اسلام قبول کیا اورہجرت فرمائی ۔آپ کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا سلسلہ نسب اس طرح ہے ۔ علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف. آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ واقعہ فیل کے ۳۰ سال بعدپیدا ہوئے۔

(۲) سوال: قبولِ اسلام کے وقت آپ حضرت علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی عمر مبارکہ کیا تھی...؟

جواب: آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی عمر مبارک دس سال تھی بلکہ بعض لوگوں کے قول کے مطابق نو سال اور بعض کہتے ہیں کہ آٹھ سال اور کچھ لوگ اس سے بھی کم بتاتے ہیں اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان ''تنزیہ المکانۃ الحیدریہ '' میں تحریر فرماتے ہیں کہ بوقتِ قبولِ اسلام آپ کی عمر آٹھ دس سال تھی ۔

(۳) سوال:''دشمن مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے ، میں زندہ رہوں گا''یہ کس کا قول ہے نیز کب فرمایا...؟

جواب: حضرت مولی علی رَضِیَ اللہ عنہ کا قول ہے یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے مدینہ ہجرت فرما رہے تھے تو اپنے بستر پر مولی علی رَضِیَ اللہ عنہ کو سونے کا حکم دیا۔

(۴) سوال:''تم دنیا وآخرت میں میرے بھائی ہو''سرکار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ کب ، کس سے فرمایا...؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب مدینہ طیبہ میں اُخوت یعنی بھائی چارہ قائم کیا کہ دو دو صحابہ کو بھائی بھائی بنایا تو حضرت علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ روتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ !آپ نے سارے صحابہ کے درمیان اُخوت قائم کی ۔ ایک صحابی کو دوسرے صحابی کا بھائی بنایا مگر مجھ کو کسی کا بھائی نہ بنایا میں یوں ہی رہ گیا تو سرکار اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا '' اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ''یعنی تم دُنیا اور آخرت دونوں میں میرے بھائی ہو۔

سوال: حضرت علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے جنگِ بدر میں شجاعت کا واقعہ تفصیلاً بیان کیجئے...؟

جواب: جنگ بدر میں حضرت حمزہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسود بن عبدالاسد مخزومی کو کاٹ کر جہنم میں پہنچایا تو اس کے بعد کافروں کے لشکر کاسردار عتبہ بن ربیعہ اپنے بھائی شیبہ بن ربیعہ اور اپنے بیٹے ولید بن عتبہ کو ساتھ لے کر میدان میں نکلا اور چلا کر کہا کہ اے محمد (صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اشراف قریش میں سے ہمارے جوڑ کے آدمی بھیجئے ۔ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ سن کر فرمایا: اے بنی ہاشم ! اُٹھو اور حق کی حمایت میں لڑو جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کو بھیجا ہے ۔ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمان کو سُن کر حضرت حمزہ، حضرت علی اور حضرت عبیدہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھُم دشمن کی طرف بڑھے ۔ لشکر کا سردار عتبہ حضرت حمزہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے مقابل ہوا اور ذلت کے ساتھ مارا گیا۔ ولید جسے اپنی بہادری پر بہت بڑا ناز تھا وہ حضرت علی کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے مقابلہ کے لیے مست ہاتھی کی طرح جھومتا ہوا آگے بڑھا اور ڈینگیں مارتا ہوا آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ پر حملہ کیا مگر شیرِ خدا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے تھوڑی ہی دیر میں اسے مار گرایا اور ذوالفقار حیدری نے اس کے گھمنڈ کو خاک و خون میں ملادیا ۔اس کے بعد آپ نے دیکھا کہ عتبہ کے بھائی شیبہ نے حضرت عبیدہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو زخمی کردیا ہے تو آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے جھپٹ کر اس پر حملہ کیا اور اسے بھی جہنم میں پہنچادیا ۔

(۲) سوال: جنگ احد میں کفار نے کیا افواہ اڑائی تھی نیز حضرت علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسے سن کر کیا فیصلہ کیا؟

جواب: انہوں نے اعلان کردیا کہ اے مسلمانو! تمہارے نبی قتل کردیے گئے ۔ حضرت علی کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ جب کافروں نے مسلمانوں کو آگے پیچھے سے گھیر لیا اور رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری نگاہ سے اوجھل ہوگئے تو پہلے میں نے حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو زندوں میں تلاش کیا مگر نہیں پایا پھر شہیدوں میں تلاش کیا وہاں بھی نہیں پایا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میدان جنگ سے بھاگ جائیں لہذا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولِ پاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آسمان پر اُٹھالیا ۔اس لیے اب بہتر یہی ہے کہ میں بھی تلوار لے کر کافروں میں گھس جاؤں یہاں تک کہ لڑتے لڑتے شہید ہوجاؤں ۔ فرماتے ہیں کہ میں نے تلوار لے کر ایسا سخت حملہ کیا کہ کفار بیچ میں سے ہٹتے گئے اور میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھ لیا تو مجھے بے انتہا خوشی ہوئی اور میں نے یقین کیا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعہ اپنے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حفاظت فرمائی ہے ۔

(۳) سوال: آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا حلیہ مبارکہ تفصیل سے بیان کیجئے

جواب: حضرت علی کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم جسم کے فربہ تھے ۔ اکثر خود استعمال کرنے کی وجہ سے سر کے بال اُڑے ہوئے تھے ۔ آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نہایت قوی اور میانہ قد مائل بہ پستی تھے ۔ آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا پیٹ دیگر اعضاء کے اعتبار سے کسی قدر بھاری تھا ۔ مونڈھوں کے درمیان کا گوشت بھرا ہوا تھا ۔ پیٹ سے نیچے کا جسم بھاری تھا، رنگ گندمی تھا ، تمام جسم پر لمبے لمبے بال تھے ۔ آپ کی ریش ِ مبارک گھنی اور دراز تھی ۔

(۴) سوال: داڑھی کے متعلق پوچھنے والے یہودی کو آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے کس طرح لاجواب کردیا...؟

جواب: ایک یہودی کی داڑھی بہت مختصر تھی ٹھوڑی پر صرف چند گنتی کے بال تھے اور حضرت علی کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی داڑھی مبارک بڑی گھنی اور لمبی تھی ۔ ایک دن وہ یہودی حضرت علی کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے کہنے لگا :اے علی!تمہارا یہ دعوٰی ہے کہ قرآن میں سارے علوم ہیں اور تم باب مدینۃ العلم ہو تو بتاؤقرآن میں تمہاری گھنی داڑھی اور میری مختصر داڑھی کا بھی ذکر ہے ۔ حضرت علی کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا:ہاں !سورۂ اعراف میں ہے

(: وَ الْبَلَدُ الطَّیِّبُ یَخْرُ جُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖۚ-وَ الَّذِیْ خَبُثَ لَا یَخْرُ جُ اِلَّا نَكِدًاؕ-كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّشْكُرُوْنَ۠(۵۸)

یعنی جو اچھی زمین ہے اس کی ہریالی اللہ کے حکم سے خوب نکلتی ہے اور جو خراب ہے اس میں سے نہیں نکلتی مگر تھوڑی بمشکل ۔ تو اے یہودی وہ اچھی زمین ہماری ٹھوڑی ہے اور خراب زمین تیری ٹھوڑی ۔

(۵) سوال: اَنَا الَّذِیْ سَمَّتْنِیْ اُمِّیْ حَیْدَرَ کَلَیْثِ غَابَاتٍ کَرِیْہِ الْمَنْظَرِہ مذکورہ شعر حضرت علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے کب پڑھا تھا نیزاس کا ترجمہ کیجئے...؟

جواب:یہ اشعار جنگ خیبر کہ موقع پر پڑھے تھے ۔ یعنی میں وہ شخص ہوں کہ میری ماں نے میرا نام ''شیر''رکھا ہے ۔ میری صورت جھاڑیوں میں رہنے والے شیر کی طرح خوفناک ہے ۔

سوال: حضرت علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ غزوہ ٔتبوک میں کیوں شرکت نہ کرسکے نیزاس موقع پرسرکار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے کیا فرمایا...؟

جواب: غزوۂ تبوک کے موقع پر جب رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو مدینہ طیبہ میں رہنے کا حکم فرمایا اور اپنے ساتھ نہیں لیا تو انھوں نے عرض کیا :یا رسول اللہ ﷺ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم !آپ مجھے یہاں عورتوں اور بچوں پر اپنا خلیفہ بنا کر چھوڑے جاتے ہیں ۔ تو سرکار اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ میں تمہیں اس طرح چھوڑے جاتا ہوں کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام

حضرت ہارون علیہ السلام کو چھوڑ گئے البتہ فرق صرف اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(۲) سوال: غزوۂ تبوک کے موقع پر آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو سرکار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا خلیفہ بنایا، یہ حدیث کیاآپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے خلیفہ بلافصل پر دلالت نہیں کرتی...؟

جواب: اس لیے کہ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کو خلیفۂ مطلق نہیں بنایا تھا بلکہ ان کی خلافت محض خانگی امور کی نگرانی اور اہلِ و عیال کی دیکھ بھال کے لیے تھی اسی سبب سے رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت محمد بن مسلمہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو مدینہ طیبہ کا صوبہ دار، حضرت سباع عرفطہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو مدینۂ منورہ کا کوتوال اور حضرت ابنِ اُمِ مِکتوم کو اپنی مسجد کا امام بنایا تھا ۔

(۳) سوال: آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو برا کہنے والوں کے متعلق کیا وعیدات ہیں...؟

جواب: رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے علی کو بُرا بھلا کہا تو تحقیق اس نے مجھ کو بُر ابھلا کہا ۔

(۴) سوال: حضرت علی رَضِیَ اللہ عَنْہُ کے وسعت علمی پر کونسی حدیث دلالت کرتی ہے...؟

جواب: حضرت جابر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے اور ترمذی و حاکم حضرت علی کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:" اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا "یعنی میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے ۔

(۵) سوال: سرکار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو کن باتوں میں حضرت سیدنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے تشبیہ دی...؟

جواب: حضرت علی کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت کرتے ہیں کہ اُنھوں نے کہا کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ تمھاری حالت حضرت عیسی علیہ السلام جیسی ہے کہ یہودیوں نے ان سے یہاں تک دشمنی کی کہ ان کی والدہ حضرت مریم (رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا) پر تہمت لگائی اور نصاریٰ نے ان سے محبت کی تو اس قدر حد سے بڑھ گئے کہ ان کو اللہ ، یا اللہ کا بیٹا کہہ دیا ۔

(۶) سوال: آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی کنیت "ابوتراب" کیسے ہوئی...؟

جواب: ایک روز آپ مسجد میں آکر لیٹے ہوئے تھے اور آپ کے جسم پر کچھ مٹی لگ گئی تھی کہ اتنے میں رسول اِکرم صلی

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں تشریف لائے اور اپنے مبارک ہاتھوں سے آپ کے بدن کی مٹی جھاڑتے ہوئے فرمایا:" قُمْ یا اَبَا تُرَابْ " یعنی اے مٹی والے !اُٹھو ۔ اس روز سے آپ کی کنیت ابو تراب ہوگئی ۔

(۷) سوال: خلافت کے متعلق کسی وعدے کے بارے میں جب حضرت علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے استفسار کیا گیا تو آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے کیا جواب ارشاد فرمایا؟

جواب: آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا :یہ غلط ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے کوئی وعدہ فرمایا تھا ، جب میں نے سب سے پہلے آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کی تصدیق کی تو اب میں غلط بات آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف منسوب نہیں کرسکتا ۔ اگر حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس طرح کا کوئی وعدہ مجھ سے کیا ہوتا تو میں حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُما کو حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے منبر پر نہ کھڑا ہونے دیتا میں ان دونوں کو انہیں ہاتھوں سے قتل کر ڈالتا ، چاہے میرا ساتھ دینے والا کوئی نہ ہوتا ۔

سوال: مصنف علیہ الرحمۃ نے آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے خلیفہ چہارم ہونے کی کیا حکمت بیان کی ہے...؟

جواب: حضرت علی کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سرکار اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفات کے بعد بلا فصل خلیفہ منتخب ہوجاتے تو خلفائے ثلاثہ محبوبِ خدا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خلافت و نیابت کی نعمت سے سرفراز نہ ہوپاتے ۔ سب حضرت علی کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے عہد ہی میں انتقال کرجاتے حالانکہ علمِ الٰہی میں یہ مقدر ہوچکا تھا کہ وہ تینوں حضرات بھی حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نیابت سے سرفراز ہوں گے تو خدائے تعالٰی نے صحابہ کرام کے دلوں میں یہ بات ڈال دی کہ وہ اسی ترتیب سے خلیفہ منتخب کریں کہ جس ترتیب کے ساتھ وہ دنیا سے رخصت ہونے والے ہیں تاکہ ان میں سے کوئی حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نیابت سے محروم نہ رہے ۔ (رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین)

سوال: آقا اور غلام کے جھگڑے کا آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے کس خوش اسلوبی سے فیصلہ فرمایا؟

جواب: آپ نے خادم قنبر سے فرمایا کہ اس کمرہ کی دیوار میں دو بڑے بڑے سوراخ بناؤ اور ان دونوں سے کہو کہ اپنے سَر ان سوراخو ں سے باہر نکالیں ۔ جب یہ سب ہوگیا تو آپ نے فرمایا :اے قنبر! رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تلوار لاؤ ۔ جب حضرت قنبر تلوار لے کر آئے تو آپ نے فرمایا :فوراً غلام کا سر کاٹ لو، اتنا سنتے ہی غلام نے فوراً اپنا سر اندر کھینچ لیا اور دوسرا نوجوان اپنی حالت پر قائم رہا ۔ اس طرح آپ کے اجلاس میں بغیر کسی گواہ و شہادت کے فیصلہ ہوگیا کہ آقا کون ہے اور غلام کون ہے ۔ آپ نے غلام کو سزا دی اور اسے یمن بھیج دیا ۔

سوال: دو عورتوں میں حقیقی ماں کا فیصلہ کس طرح ہوا...؟

ایک مرتبہ دو عورتیں ایک لڑکے کے متعلق جھگڑا کرتی ہوئی حضرت علی کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے پاس آئیں دونوں کا کہنا تھا کہ یہ لڑکا ہمارا ہے آپ نے پہلے ان دونوں کو بہت سمجھایا لیکن جب ان کی ہنگامہ آرائی جاری رہی تو آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے حکم دیا آرہ لاؤ۔ انہوں نے پوچھا: آرہ کس لیے منگوارہے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اس لڑکے کے دو ٹکڑے کرکے دونوں کو آدھا آدھا دوں گا۔ حقیقت میں اس لڑکے کی جو ماں تھی یہ سن کر بے قرار ہوگئی اور اس کے چہرہ سے غمگینی ظاہر ہوئی۔ اس نے نہایت عاجزی سے عرض کیا: امیر المؤمنین! میں اس لڑکے کو نہیں لینا چاہتی۔ یہ اسی عورت کا ہے آپ اسی کو دے دیجئے مگر خدا کے واسطے اس کو قتل نہ کیجئے۔ آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے وہ لڑکا اسی بے قرار عورت کو دے دیا جو عورت خاموش کھڑی رہی آپ نے اس سے فرمایا کہ تم کو شرم آنی چاہیے کہ تم نے میرے اجلاس میں جھوٹا بیان دیا۔ یہاں تک کہ اس عورت نے اپنے جرم کا اقرار کرلیا۔

سوال: آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے تین بندوں میں سترہ اونٹ کس طرح برابر برابر تقسیم فرمادیئے...؟

جواب: حضرت علی کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی عقل و دانائی اور ان کی قوتِ فیصلہ پر کہ آپ نے بلاتأمل فوراً ان کے اونٹوں کو ایک لائن میں کھڑا کروادیا اور اپنے خادم سے فرمایا کہ ہمارا ایک اونٹ اسی لائن کے آخر میں لاکرکھڑا کردو۔ جب آپ کے اونٹ کو ملا کر کل اٹھارہ اونٹ ہوگئے تو جو شخص آدھے کا حصہ دار تھا آپ نے اسے اٹھارہ میں سے نو دیئے اور تہائی حصہ دار کو اٹھارہ میں سے چھ۔ پھر نوویں کے حصہ دار کو اٹھارہ میں سے دو دیئے اور اپنے اونٹ کو پھر اپنی جگہ پر بھجوادیا۔

(۲) سوال: خارجی کون لوگ تھے نیز انھوں نے کیا سازش تیار کی...؟

جواب: تین خارجی یعنی عبدالرحمن بن ملجم، برک بن عبداللہ اور عمرو بن بکیر مکہ معظمہ میں جمع ہوئے اور آپس میں یہ فیصلہ کیا کہ ہم تینوں آدمی تین افراد حضرت علی بن ابی طالب، معاویہ بن ابی سفیان اور عمرو بن العاص کو قتل کردیں گے۔

(۳) سوال: ابنِ ملجم نے آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو کیوں شہید کیا نیز اس بدبخت کا انجام کیا ہوا...؟

جواب: امام سدی فرماتے ہیں کہ ابنِ ملجم ایک خارجیہ عورت پر عاشق ہوگیا تھا جس کا نام قطام تھا اس نے اپنا مہر تین ہزار درہم، ایک غلام، ایک باندی اور حضرت علی کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا قتل رکھا تھا۔

(۴) سوال: آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کس سن میں ہوئی؟

جواب: حضرت علی کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سخت زخمی ہونے کے باوجود جمعہ و ہفتہ تک بقید حیات رہے لیکن اتوار کی رات میں آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی روح بارگاہِ قدس میں پرواز کر گئی ۔ اور یہ بھی روایت ہے کہ ۱۹ رمضان المبارک جمعہ کی شب میں آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ زخمی ہوئے اور ۲۱ رمضان شب یکشنبہ ۴۰ھ میں آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات ہوئی

(۵) سوال:آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے وقت اخیر حضرت امام حسن رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کو کیا وصیت فرمائی...؟

جواب: بیٹے !میری چار باتوں کے ساتھ چار باتیں یاد رکھنا ۔ حضرت امام حسن رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کیا :وہ کیا ہیں ؟فرمائیے ۔ حضرت علی کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا:اوّل سب سے بڑی تونگری عقل کی توانائی ہے ۔ دوسرے بے وقوفی سے زیادہ کوئی مفلسی اور تنگدستی نہیں ۔ تیسرے غرور گھمنڈ سب سے سخت وحشت ہے ۔ چوتھے سب سے عظیم خلق کرم ہے ۔

حضرت امام حسن رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کیا کہ دوسری چار باتیں بھی بیان فرمائیں ۔

آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا کہ اوّل احمق کی محبت سے بچو، اس لیے کہ نفع پہنچانے کا ارادہ کرتا ہے لیکن نقصان پہنچ جاتا ہے ۔ دوسرے جھوٹے سے پرہیز کرو ۔ اس لیے کہ وہ دُور کو نزدیک اور نزدیک کو دور کردیتا ہے ۔ تیسرے بخیل سے دُور رہو ۔ اس لیے کہ وہ تم سے ان چیزوں کو چھڑا دے گا جن کی تم کو حاجت ہے ۔ چوتھے فاجر سے کنارہ کش رہو ۔ اس لیے کہ وہ تمہیں تھوڑی سی چیز کے بدلے میں فروخت کرڈالے گا

(۶) سوال:آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کتنا عرصہ مسندِ خلافت پر متمکن رہے ؟

جواب: چار برس آٹھ ماہ نو دن آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُمورِ خلافت کو انجام دیا۔

(۷) سوال:آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے کوئی چار اقوالِ زریں بیان فرمائیے ...؟

۱......علم مال سے بہتر ہے ۔ علم تیری حفاظت کرتا ہے اور تو مال کی، علم حاکم ہے اور مال محکوم ۔ مال خرچ کرنے سے گھٹتا ہے اور علم خرچ کرنے سے بڑھتاہے ۔

۲......عالم وہی شخص ہے جو علم پر عمل کرے اور اپنے عمل کو علم کے مطابق بنائے ۔

۳......حلال کی خواہش اسی شخص میں پیدا ہوتی ہے جو حرام کمائی چھوڑنے کی مکمل کوشش کرتا ہے ۔

۴......تقدیر بہت گہرا سمندر ہے اس میں غوطہ نہ لگاؤ ۔

تمت بالخیر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

TALBE DUAA

MUHAMMAD AFZAL RAZA ATTARI QADRI